181 ـ سودی بنکوں سے لین دین کرنا

سوال

سودی بنکوں کے ساتھ لین دین کرنے کا حکم.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال:

مندرجہ ذیل اشخاص کا حکم کیا ہے:

ـ وہ شخص جو بنك میں رقم ركھے اور سال گزرنے پر فائدہ حاصل كرے؟

ـ كچھ مدت كے ليے بنك سے فائدہ پر قرض حاصل كرنے والا شخص؟

ـ وہ شخص جو ان بنكوں ميں رقم ركھے ليكن اس پر فائدہ حاصل نہ كرے؟

ـ ان بنكوں ميں ملازمت كرنے والا شخص چاہے وہ مينجر ہو يا كوئى اور؟

بنك كو اپنى جگہ اور مكان كرايہ پر دينے والے كا حكم كيا ہے؟

جواب:

بنكوں ميں نہ تو فائدہ كے ساتھ رقم ركھى جاسكتى ہے اور نہ ہى بنك سے فائدہ پر قرض حاصل كرنا جائز ہے، كيونكہ يہ سب كچھ صريحا سود ہے، اور بنكوں كے علاوہ كہيں اور بھى فائدہ پر رقم ركھنى جائز نہيں، اور اسى طرح كسى شخص سے بھى فائدہ پر قرض حاصل كرنا جائز نہيں ہے، بلكہ سب اہل علم كے ہاں يہ حرام ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالى نے بيع حلال كى اور سود حرام كيا ہے

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اللہ تعالی سود کو مٹاتا اور صدقے کو بڑھاتا ہے

اور ایك جگہ پر فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائےگا

پھر اللہ تعالی نے اس سب کچھ کے بعد فرمایا:

اور اگر وہ تنگ دست ہو تو اسے اس کی آسانی تك کےلیے مہلت دے دو الآیۃ ...

اللہ تعالی اس سے اپنے بندوں کو یہ تنبیہ کرنا چاہتا ہے کہ تنگ دست سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اسے مہلت دینے کے عوض میں زیادہ رقم عائد کرنی جائز ہے، بلکہ اس کی خوشحالی تك بغیر رقم زیادہ کیے انتظار کرنا واجب اور ضروری ہے، کیونکہ وہ ادائیگی سے عاجز ہے، یہ سب کچھ اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت اور اس کا فضل و کرم اور مہربانی ہے، اور انہیں ظلم اور بد ترین قسم کے لالچ سے بچانا ہے جوان کے لیے نقصان دہ ہے نہ کہ نفع مند.

اور مجبوری کے وقت بنك میں بغیر کسی فائدہ کے رقم رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اور سودی بنك میں ملازمت کرنا جائز نہیں چاہے مینجر ہو یا منشی اور اکاؤنٹنٹ یا کوئی اور کام، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون مت کرو اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو بلا شبہ اللہ تعالی شدید سزا دینے والا ہے

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں.

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کی ہے.

معاصی و گناہ اور برائی میں تعاون کرنے کی حرمت پر بہت سی آیات و احادیث دلالت کرتی ہیں، اور اسی طرح مذکورہ دلائل کی روشنی میں سودی بنکوں کو عمارتیں کرایہ پر دینا جائز نہیں، اور اس لیے بھی کہ اس میں سودی کاموں میں ان کی معاونت ہوتی ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب کو ہدایت کی نعمت سے نوازے اور سب مسلمانوں کو چاہے وہ حکمران ہیں یا محکوم اللہ تعالی سود سے جنگ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور سود سے بچا کر رکھے، شرعی معاملات میں جنہیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا ہے اسی میں کفائت ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اس پر قادر ہے.

الشیخ ابن باز (رحمہ اللہ تعالی)

بنکوں میں فائدہ (سود) پر سرمایہ کاری کرنے کا حکم

سوال:

بنکوں میں سرمایہ کاری کرنے کا حکم کیا ہے؟ یہ علم میں رہے کہ بنك رقم رکھنے پر فائدہ دیتے ہیں؟

جواب:

شریعت اسلامیہ کا علم رکھنے والوں کے ہاں یہ بات معلوم ہے کہ بنکوں میں سودی فائدہ پر سرمایہ کاری کرنا شرعا حرام، اور کبیرہ گناہوں میں سے ایك کبیرہ گناہ، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ نہ کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لیے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت حلال کی اور سود حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رك گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد، اور جو کوئی دوبارہ اس طرف لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہی اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالی سود کو مٹاتا ہے، اور صدقہ بڑھاتا ہے، اور اللہ تعالی کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا البقرۃ (275 - 276).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے کہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے، اور سود كھلانے، اور سود لكھنےوالے اور اس كے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائى، اور فرمايا: يہ سب برابر ہيں"

اسے مسلم نے صحيح مسلم ميں نقل كيا ہے.

اور صحيح بخارى ميں امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے ابو جحيفہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے اور سود كھلانے والےاور تصاوير پر لعنت فرمائى"

اور بخارى و مسلم ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہلاكت والى سات اشياء سے اجتناب كرو، ہم نے عرض كيا اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم وہ كونسى ہيں؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى كے ساتھ شرك كرنا، اور جادو، اور اللہ تعالى كى جانب سے حرام كردہ جان كو ناحق قتل كرنا، اور سود كھانا، اور يتيم كا مال ہڑپ كرنا، اور ميدان جنگ سے پيٹھ پھير كر بھاگنا، اور پاكباز غافل مومن عورتوں پر بہتان لگانا"

اس معنى ـ سود كى حرمت اور اس سے بچنے كے دلائل ـ كى آيات اور احاديث بہت زيادہ ہيں، لہذا سب مسلمانوں پر واجب ہے كہ وہ سود كو ترك كرديں اور اس سے بچيں، اور ايك دوسرے كو اس سے اجتناب كرنے كى تلقين بھى كريں.

اور مسلمان حكمران اور ذمہ داران پر بھى واجب ہے كہ وہ اپنے ملك ميں بنك قائم كرنے والوں كو اس سے منع كريں، اور اللہ تعالى كے حكم كا نفاذ كرتے اور اس كى سزا سے بچتے ہوئے انہيں شريعت اسلاميہ كا پابند بنائيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

داود اور عيسى بن مريم (عليہما السلام) كى زبان سے بنى اسرائيل ميں سے ان لوگوں پر لعنت كى گئى جنہوں نے كفر كيا، يہ اس ليے كہ انہوں نے جو نافرمانياں اور معصيت كا ارتكاب كرتے تھے، اور وہ حد سے تجاوز كرتے تھے، وہ جو برائياں كرتے اس سے ايك دوسرے كو روكتے نہيں تھے، جو كچھ وہ كرتے تھے يقينا وہ بہت ہى برا تھا المائدة (79).

اور ايك مقام پر اللہ عزوجل نے فرمايا:

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایك دوسرے كے ولی ہیں، وہ ایك دوسرے كو نیكی كا حكم دیتے اور برائی سے منع كرتے ہیں

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب لوگ برائی دیكھیں اور اس برائی وہ نہ روكیں تو قریب ہے كہ اللہ تعالی ان سب كو عمومی سزا دے دے"

امر بالمعروف اور نہی عن المنكر یعنی نیكی كاحكم دینے اور برائی سے منع كرنے كے وجوب میں بہت زیادہ آیات و احادیث وارد ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ سب مسلمانوں وہ حكمران ہوں یا علماء یا عام رعایا كے لوگ اور عام لوگ ان سب كو شریعت اسلامیہ پر چلنے كی توفیق عطا فرمائے، اوراس پر استقامت بخشے، اور شریعت اسلامیہ كی مخالفت كرنے والی ہر چیز سے بچنے كی توفیق عطا فرمائے. بلاشبہ اسی اللہ تعالی ہی سب سے بہتر دینے والا ہے.

الشیخ ابن باز (رحمہ اللہ تعالی)

بنكوں میں خاص منافع پر رقم ركھنے كا حكم

سوال:

معین نفع كے ساتھ بنكوں میں رقم ركھنے كا حكم كیا ہے.... ؟

جواب:

معین منافع كے ساتھ بنكوں مین رقم ركھنا جائز نہیں، كیونكہ یہ معاہدہ سود پر مشتمل ہے، اور پھر اللہ تعالی كا فرمان تو یہ ہے كہ:

اور اللہ تعالی نے تجارت كو حلال كیا اور سود كو حرام قرار دیا ہے

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں كرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم كے ساتھ جنگ كے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ كرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم خود ظلم كرو اور نہ ہی تم پرظلم كیا جائے گا

اور یہ رقم ركھنے والا جو اس رقم پر جو كچھ حاصل كررہا ہے اس میں كوئی بركت نہیں كیونكہ اللہ تعالی كا فرمان

ہے:

اللہ تعالی سود کو مٹاتا اور صدقہ کو بڑھاتا ہے

یہ قسم رباالنسیئۃ اور رباالفضل میں شامل ہے، کیونکہ رقم رکھنے والا شخص بنك کو اپنی رقم اس شرط پر دیتا ہے کہ یہ رقم ایك معلوم مدت تك منافع کی معلوم مقدار کے ساتھ بنك میں رہے گی...

مستقل فتوی اور ریسرچ کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء)

واللہ اعلم .